خطبہِ بنت علی زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا

دربار یزید لعین میں

مترجم: علامہ شیخ محسن علی نجفی

(کتاب "خطبہ فدک" کا دوسرا حصہ)

ادارہ نشر معارف اسلامی لاہور

پیشکش: رسالات نیٹ ورک الکوثر

جناب زینب کبریٰ(س)

نے یزید کے کفر کو آشکار کیا

جب امام زین العابدین علیہ السلام اور مخدرات عصمت کو دربار یزید لعین میں لایا گیاتو وہ بہت خوش ہوا اور بطور فخر ومباہات کہنے لگا: الیوم بیوم بدر "آج کا دن بدر کے دن کا بدلہ ہے" اس وقت حضرت امام حسین علیہ السلام کا سر اقدس یزید لعین کے سامنے رکھا ہوا تھا یہ ملعون اپنی چھڑی سے سید الشہداء علیہ السلام کے دندان مبارک کی بے ادبی کرنے لگا، نشے سے سرشار ہو کر اپنے کفریہ عقائد کا اظہار یوں کرتا ہے:-

لیت اشیاخی ببدر شھدوا

جزع الخزرج من وقع الاسل

فاھلوا و استھلوا فرحاً

ثم قالوا یایزید لا تشل

لست من خندف ان لم انتقم

من بنی احمد ما کان فعل

لعبت ھاشم بالملك فلا

خبر جاء و لا وحی نزل

(تاریخ طبری ج ۲ ص ۴۱۷، النبراس شرح شرح العقائد ص ۵۴۱ مطبع ہاشمی میرٹھ، تحریر الشہادتین للشاہ سلامت اللہ کانپوری، ص ۹۲ مطبع خیالے گنج لکھنو ۱۲۵۶ھ)

۱۔ کاش میرے بدر والے وہ بزرگ جنہوں نے تیر کھا کر بنو خزرج کے اضطراب کو دیکھا آج موجود ہوتے۔

۲۔ (اور دیکھتے کہ) ہم نے تمہارے سرداروں میں سے بڑے سردار (امام حسینؑ) کو قتل کر دیا ہے اس طرح ہم نے بدر کے معاملہ کو برابر کر دیا ہے۔

۳۔ اس وقت خوشی سے وہ ضرور بآواز بلند پکار کر کہتے کہ اے یزید تیرے ہاتھ شل نہ ہوں۔

۴۔ میں اولاد خندف سے نہیں ہوں اگر میں اولاد احمدؐ سے ان کاموں کا انتقام نہ لے لوں جو اس (احمدؐ) نے کئے۔

۵۔ بنو ہاشم نے ملک گیری کے لیے ایک کھیل کھیلا تھا ورنہ نہ کوئی خبر آسمانی آئی تھی اور نہ کوئی وحی نازل ہوئی تھی۔

اس وقت دربار میں ایک صحابی رسولؐ حضرت ابوبرزہ اسلمیؓ موجود تھے وہ یہ کیفیت دیکھ کر دل برداشتہ ہوگئے اور اسے برداشت نہ کر سکے، غصے کی حالت میں یزید کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

افسوس ہے تم پر اے یزید! تُو چھڑی سے حسینؑ بن فاطمہؑ کے لب و دندان مبارک کی بے ادبی کرتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے اور ان کے بھائی حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے لب و دندان پر بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے اور یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

انتما سیدا شباب اهل الجنة فقتل الله قاتلکما ولعنه واعدّ له جهنم وساءت مصیراً۔

تم دونوں نوجوانانِ جنت کے سردار ہو، اللہ تعالیٰ تمہارے قاتل کو قتل کرے اور اس کے لیے عذاب جہنم مہیا کرے اور وہ بہت ہی بری جائے بازگشت ہے۔

(ملہوف ص ۱۶۰، تاریخ طبری ج ۶ ص ۲۶۷، البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۹۷)

حضرت ابو برزہ اسلمیؓ کا یہ کلام سن کر یزید پلید غضب ناک ہو گیا اور انہیں دربار سے نکال دینے کا حکم دیا، تو بحکم یزید عنید درباریوں نے کھینچ کر انہیں فوراً دربار سے باہر نکال دیا۔

علامہ ابن الجوزی کی شہرہ آفاق کتاب ''الرد علی المتعصب العنید'' ہمارے پیش نظر ہے علامہ ابن الجوزی دربار یزید کے اس مندرجہ بالا واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے صفحہ ۵۲، ۵۳ پر لکھتے ہیں:

لیس العجب من فعل عمر بن سعد و عبید اللہ بن زیاد وانما العجب من خذلان یزید و ضربہ بالقضیب علی ثنیۃ الحسین رضی اللہ تعالی عنہ واغارتہ علی المدینۃ أفیجوز ان یفعل ھذا بالخوارج او لیس فی الشرع انھم یصلی علیھم و یدفنون و ما قولہ لی ان اسبیھم فامر لا یقنع لفاعلہ و معتقدہ باللعنۃ ولوانہ احترم الرأس حین وصولہ و صلی علیہ ولم یترکہ فی طست ولم یضربہ بقضیب ما الذی کان یضرہ وقد حصل مقصودہ من القتل ولکن احقاد جاھلیۃ ودلیلھا ماتقدم من انشادہ، لیت اشیاخی ببدر شھدوا گ گ الخ

میں کہتا ہوں کہ ہمیں عمر بن سعد اور عبید اللہ بن زیاد کے افعال سے تعجب نہیں بلکہ ہمیں تو یزید کی حرکات سے تعجب ہے کہ اس نے امام عالی مقامؑ کے لب و دندان مبارک پر چھڑی سے بے ادبی کی اور مدینہ منورہ کو لوٹا، کیا خارجیوں کے ساتھ بھی ایسا سلوک کرنا روا ہے؟ کیا شریعت مقدسہ میں یہ حکم نہیں کہ ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے اور ان کو دفن کیا جائے؟ رہا یزید کا یہ کہنا کہ مجھے حق حاصل ہے کہ میں حسینؓ کے پسماندگان کو قید کروں، یہ ایسا جرم ہے کہ اس کے مرتکب پر ضرب لعنت کرنے پر اکتفاء نہیں کی جا سکتی۔ جب سر امام حسینؓ یزید پلید کے پاس پہنچا تھا اگر وہ اس کا احترام کرتا اور اس پر نماز جنازہ پڑھتا اور اسے طشت میں رکھ کر چھڑی سے بے ادبی نہ کرتا تو اس کا کیا نقصان ہوتا تھا حالانکہ قتل امام عالی مقامؑ

سے اس کا مقصد تو حاصل ہو چکا تھا لیکن عہد جاہلیت والے حقد و کینہ نے اسے ایسا کرنے پر آمادہ کیا جس کی دلیل اس کے یہ اشعار ہیں: لیت اشیاخی ببدر شھدوا

یہی وجہ ہے کہ بعض ائمہ و محدثین نے یزید پلید کو کافر قرار دیا ہے اس کے یہ کفریہ اشعار سنتے ہی شیر خدا کی لخت جگر حضرت زینب بنت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ سلم اٹھیں اور یہ خطبہ ارشاد فرمایا:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ وَ آلِهِ أَجْمَعِينَ صَدَقَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ كَذَلِكَ يَقُولُ «ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاؤُا السُّوایٰ أَنْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ وَ كَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِؤُنَ"

ثنائے کامل عالمین کے پروردگار کے لیے ہے اور اللہ کا درود ہو اس کے رسول اور ان کی آل پر۔ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر جنہوں نے برا کیا ان کا انجام بھی برا ہوا کیونکہ انہوں نے اللہ کی نشانیوں کی تکذیب کی تھی اور وہ ان کا مذاق اڑاتے تھے۔ (روم: ۱۰)

أَ ظَنَنْتَ يَا يَزِيدُ! حَيْثُ أَخَذْتَ عَلَيْنَا أَقْطَارَ الْأَرْضِ وَ آفَاقَ السَّمَاءِ فَأَصْبَحْنَا نُسَاقُ كَمَا تُسَاقُ الْأُسَرَاءُ أَنَّ بِنَا هَوَاناً عَلَيْهِ وَ بِكَ عَلَيْهِ كَرَامَةً وَ أَنَّ ذَلِكَ لِعِظَمِ خَطَرِكَ عِنْدَهُ فَشَمَخْتَ بِأَنْفِكَ وَ نَظَرْتَ فِي عِطْفِكَ[1] جَذْلَانَ مَسْرُوراً۔۔

اے یزید کیا تیرا یہ گمان ہے کہ زمین و آسمان کے راستے ہم پر بند کر کے اور ہم کو اسیروں کی طرح در بدر پھرا کر اللہ کی بار گاہ میں ہماری منزلت میں کمی آگئی اور تو عزت دار بن گیا اور

---

[1] ۔ تشریح کلمات

شمنح: اوپر کو اٹھنا

عطفك: تکبر کرنا۔ کہتے ہیں مَرینظر عطفه۔ جب تکبر کے ساتھ کوئی گزرتا ہے۔

اللہ کے نزدیک تیری اہمیت بڑھ گئی؟ اس گمان سے تیری ناک چڑھ گئی اور تو اپنے تکبر میں مگن ہے خوشی سے پھول رہا ہے۔

حَيْثُ رَأَيْتَ الدُّنْيَا لَكَ مُسْتَوْثِقَةً وَ الْأُمُورَ مُتَّسِقَةً وَحِينَ صَفَا لَكَ مُلْكُنَا وَ سُلْطَانُنَا فَمَهْلًا مَهْلًا أَ نَسِيتَ قَوْلَ اللهِ تَعَالَى «وَ لا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّما نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ إِنَّما نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدادُوا إِثْماً وَ لَهُمْ عَذابٌ مُهِينٌ"

یہ دیکھ کر کہ دنیا (کی سلطنت) پر تیری گرفت مضبوط اور امور مملکت منظم ہیں، یہ دیکھ کر کہ ہم پر حکومت اور سلطنت کرنے کا تجھے موقع مل گیا ہے۔

ٹھہر یزید ٹھہر۔

کیا تو نے اللہ عزوجل کا یہ فرمان فراموش کر دیا:

اور کافر لوگ یہ گمان نہ کریں کہ ہم انہیں جو ڈھیل دے رہے ہیں وہ ان کے لیے بہتر ہے ہم تو انہیں صرف اس لیے مہلت دے رہے ہیں کہ یہ لوگ اپنے گناہ میں اور اضافہ کریں اور آخر کار ان کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔ (آل عمران:۱۷۸)

أَ مِنَ الْعَدْلِ يَا ابْنَ الطُّلَقَاءِ تَخْدِيرُكَ حَرَائِرَكَ وَ إِمَاءَكَ وَ سَوْقُكَ بَنَاتِ رَسُولِ اللهِ ص سَبَايَا قَدْ هَتَكْتَ. سُتُورَهُنَّ وَ أَبْدَيْتَ وُجُوهَهُنَّ تَحْدُو بِهِنَّ الْأَعْدَاءُ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ وَ يَسْتَشْرِفُهُنَّ أَهْلُ الْمَنَاهِلِ وَ الْمَنَاقِلِ--

المناهل: گھاٹ المناقل: راہرو

اے ہمارے آزاد کیے ہوئوں کی اولاد! کیا یہی انصاف ہے؟ تیری عورتیں اور کنیزیں پردے میں ہوں اور نبی زادیوں کو اسیر بنا کر پھرایا جائے ان کی چادریں چھین لی جائیں اور ان کو بے نقاب کیا جائے دشمن ان کو ایک شہر سے دوسرے شہر پھرائے، گھاٹ پر بیٹھنے والے اور راہرو ان کو جھانک کر دیکھتے ہیں--

وَيَتَصَفَّحُ وُجُوهَهُنَّ الْقَرِيبُ وَ الْبَعِيدُ وَ الدَّنِيُّ وَ الشَّرِيفُ لَيْسَ مَعَهُنَّ مِنْ رِجَالِهِنَّ وَلِيٌّ وَ لَا مِنْ حُمَاتِهِنَّ حَمِيٌّ وَ كَيْفَ يُرْتَجَى مُرَاقَبَةُ مَنْ لَفَظَ فُوهُ أَكْبَادَ الْأَزْكِيَاءِ وَ نَبَتَ لَحْمُهُ مِنْ دِمَاءِ الشُّهَدَاءِ وَ كَيْفَ يَسْتَبْطِئُ فِي بُغْضِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ مَنْ نَظَرَ إِلَيْنَا بِالشَّنَفِ وَ الشَّنَئَانِ وَ الْإِحَنِ وَ الْأَضْغَانِ۔۔۔

شنف: بغض وعداوت

قریبی، اجنبی، کمینے اور شریف سب تماشا کر رہے ہیں، ان خواتین کے ساتھ مردوں میں سے کوئی سرپرست موجود ہے اور نہ ان کا کوئی حمایتی موجود ہے۔

ایسے شخص سے رعایت کی امید کیسے کی جا سکتی ہے جو پاکباز ہستیوں کا کلیجہ چبانے والا ہو اور جس کا گوشت شہیدوں کے خون سے اُگا ہو۔ وہ شخص ہم اہل بیتؑ کے بغض میں کوئی کسر کیسے اٹھائے گا جس نے ہم پر عداوت کی نظر رکھی ہو۔

ثُمَّ تَقُولُ غَيْرَ مُتَأَثِّمٍ وَ لَا مُسْتَعْظِمٍ لَأَهَلُّوا وَ اسْتَهَلُّوا فَرَحاً ثُمَّ قَالُوا يَا يَزِيدُ لَا تُشَلَ۔[1]

پھر کسی احساس جرم کے بغیر تم نے آسانی سے یہ بات بھی اگل دی:

(آل احمد سے انتقام کو دیکھ) میرے اسلاف خوش ہو کر چلاتے اور کہتے: یزید تیرا بازو شل نہ ہو۔

---

[1] یہ ابن الزبعری کا شعر ہے جو یزید نے اپنے نظریے کے اظہار کے لیے پڑھا۔ پورے اشعار یہ ہیں:

لعبت ھاشم بالملک فلا — خبر جاء ولا وحی نزل

لیت اشیاخی ببدر شھدوا — جزع الخزرج من وقع الاسل

فاھلوا واستھلوا فرحا — ثم قالو یا یزید لا تشل

لست من خندف ان لم انتقم — من بنی احمد ما کان فعل

مُنْتَحِياً عَلَى ثَنَايَا أَبِي عَبْدِ اللهِ سَيِّدِ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَنْكُتُهَا بِمِخْصَرَتِكَ وَ كَيْفَ لَا تَقُولُ ذَلِكَ وَ قَدْ نَكَأْتَ الْقَرْحَةَ وَ اسْتَأْصَلْتَ الشَّافَةَ بِإِرَاقَتِكَ دِمَاءَ ذُرِّيَّةِ مُحَمَّدٍ ص وَ نُجُومِ الْأَرْضِ مِنْ آلِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ تَهْتِفُ بِأَشْيَاخِكَ زَعَمْتَ أَنَّكَ تُنَادِيهِمْ فَلَتَرِدَنَّ وَشِيكاً مَوْرِدَهُمْ وَلَتَوَدَّنَّ أَنَّكَ شَلَلْتَ وَ بَكِمْتَ وَلَمْ تَكُنْ قُلْتَ مَا قُلْتَ وَ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ۔۔

تشریح کلمات

نكأ القرحة: زخم کو اچھا ہونے سے پہلے چھیلنا۔

استأصل: نابود کرنا مٹا دینا۔

الشأفة: پائوں کے تلوے پر موجود زخم۔

ابو عبد اللہؑ جوانان جنت کے سردار کے ہونٹوں کی طرف جھک کر ان کے ساتھ اپنی چھڑی سے گستاخی کرتا ہے۔

تو نے ایسی باتیں کرنا ہی تھیں کیونکہ تو نے زخموں کو اور گہرا کر دیا ہے اپنے پرانے زخم کا مداوا چاہتا ہے۔

محمد کی اولاد اور روئے زمین پر آل مطلب کے چاند تاروں کا لہو بہا کر

تو اپنے اسلاف کو پکارتا ہے

تیرا گمان ہے کہ تو ان (مردوں) کو آواز دے رہا ہے جب کہ تو خود بھی اسی گھاٹ اترنے والا ہے جہاں وہ ہیں۔

پھر تیرا دل چاہے گا: کاش ہاتھ شل ہوتا، زباں بند ہو جاتی

جو کہا وہ نہ کہتا اور جو کیا وہ نہ کرتا۔

اس کے بعد حضرت زینبؑ نے آسمان کی طرف منہ کر بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا:

اللَّهُمَّ خُذْ لَنَا بِحَقِّنَا وَ انْتَقِمْ مِنْ ظَالِمِنَا وَ أَحْلِلْ غَضَبَكَ بِمَنْ سَفَكَ دِمَاءَنَا وَ قَتَلَ حُمَاتَنَا فَوَ اللهِ مَا فَرَيْتَ إِلَّا جِلْدَكَ وَ لَا حَزَزْتَ إِلَّا لَحْمَكَ وَ لَتَرِدَنَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ ص بِمَا تَحَمَّلْتَ مِنْ سَفْكِ دِمَاءِ ذُرِّيَّتِهِ وَ انْتَهَكْتَ مِنْ حُرْمَتِهِ فِي عِتْرَتِهِ وَ لُحْمَتِهِ حَيْثُ يَجْمَعُ اللهُ شَمْلَهُمْ وَ يَلُمُّ شَعَثَهُمْ وَ يَأْخُذُ بِحَقِّهِمْ «وَ لا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْواتاً بَلْ أَحْياءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ «

تشریح کلمات: **فریت**:الفری۔ کاٹنا **حززت**:الحز۔ چیرنا

اے اللہ ہمارا حق ہم کو دلا دے جن لوگوں نے ہم پر ظلم کیا ہے ان سے انتقام لے

جن لوگوں نے ہمارا لہو بہایا ہمارے حامیوں کو قتل کیا ان پر اپنا غضب نازل فرما

قسم بخدا اے یزید تو نے خود اپنی کھال نوچی ہے

اور خود اپنے گوشت کو چیرا، کاٹا ہے

اور تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور پیش ہونا ہو گا۔

ان کی اولاد کا خون بہانے کا اور ان کی عترت اور رشتہ داروں کی بیحرمتی کر کے رسول کی بے حرمتی کا جرم لے کر

جہاں اللہ تعالیٰ رسولؐ واولاد رسول کو اکھٹا فرمائے گا

اور پراگندہ ہستیوں کو ایک جگہ جمع فرمائے گا پھر ان کو ان کا حق دلائے گا

جو لوگ راہ خدا میں مارے گئے ہیں انہیں مردہ نہ سمجھو،

وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس سے رزق پا رہے ہیں۔ (آل عمران:۱۶۹)

وَحَسْبُكَ بِاللهِ حَاكِماً وَ بِمُحَمَّدٍ ص خَصِيماً وَ بِجَبْرَئِيلَ ظَهِيراً وَ سَيَعْلَمُ مَنْ سَوَّلَ لَكَ وَ مَكَّنَكَ مِنْ رِقَابِ الْمُسْلِمِينَ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا وَ أَيُّكُمْ شَرٌّ مَكاناً وَ أَضْعَفُ جُنْداً وَ لَئِنْ جَرَّتْ عَلَيَّ الدَّوَاهِي مُخَاطَبَتَكَ إِنِّي لَأَسْتَصْغِرُ قَدْرَكَ وَ أَسْتَعْظِمُ تَقْرِيعَكَ وَ أَسْتَكْثِرُ تَوْبِيخَكَ لَكِنَّ الْعُيُونَ عَبْرَى وَ الصُّدُورَ حَرَّى أَلَا فَالْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ لِقَتْلِ حِزْبِ اللهِ النُّجَبَاءِ بِحِزْبِ الشَّيْطَانِ الطُّلَقَاءِ فَهَذِهِ الْأَيْدِي تَنْطِفُ مِنْ دِمَائِنَا وَ الْأَفْوَاهُ تَتَحَلَّبُ مِنْ لُحُومِنَا وَ تِلْكَ الْجُثَثُ الطَّوَاهِرُ الزَّوَاكِي تَنْتَابُهَا الْعَوَاسِلُ وَ تُعَفِّرُهَا أُمَّهَاتُ الْفَرَاعِلِ۔۔

تشریح کلمات:

الدواھی: مصیبت   تقریع: سرزنش

توبیخ: دھمکی، ملامت   تنطف: ٹپکنا   تتحلب: بہ جانا

فیصلے کے لیے اللہ اور مدعی کے لیے محمدؐ کافی ہے، مددگاری کے لیے جبرئیل کافی ہے۔

ان لوگوں کو اپنے انجام کا علم ہو جائے گا جنہوں نے تیرے لیے زمین ہموار کی اور تجھ کو مسلمانوں کی گردنوں پر مسلط کر دیا۔ ظالموں کی سزا بہت بری ہو گی وہاں تمہیں پتہ چلے گا کہ کس کا ٹھکانا برا اور کس کے حمایتی بے حقیقت ہیں۔

اگرچہ میں تجھ سے مخاطبت کی مصیبت سے دوچار ہوں تاہم میں تجھے چھوٹا بے وقعت سمجھتی ہوں اور تیری سرزنش کو بڑی جسارت سمجھتی ہوں اور تیری دھمکی کو حد سے زیادہ سمجھتی ہوں مگر آنکھیں اشکبار ہیں اور دلوں میں سوزش ہے

دیکھو! نہایت تعجب کا مقام ہے! اللہ کا پاکیزہ نسل پر مشتمل گروہ (فتح مکہ کے موقع پر) آزاد کردہ شیطانی حزب کے ہاتھوں قتل ہوا ہے ان کے ہاتھوں سے ہمارا خون ٹپک رہا ہے۔

اور ان کے لب و دندان سے ہمارے گوشت چبانے کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں

وہ پاکیزہ اجسام غیر محفوظ پڑے ہیں۔

وَ لَئِن اتَّخَذۡتَنَا مَغۡنَماً لَتَجِدَنَّا وَشِيكاً مَغۡرَماً حِينَ لَا تَجِدُ إِلَّا مَا قَدَّمَتۡ يَدَاكَ وَ مَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلۡعَبِيدِ فَإِلَى اللهِ الۡمُشۡتَكَى وَعَلَيۡهِ الۡمُعَوَّلُ۔۔۔

اگر تو ہمیں اسیر بنانے کو اپنے مفاد میں سمجھتا ہے تو کل اس کا خسارہ اٹھانا پڑے گا

جہاں تجھے وہی ملے گا جو تو نے آگے بھیجا ہو گا۔

تیرا رب اپنے بندوں پر ظلم کرنا والا نہیں۔ (فصلت:۴۶)

ہم صرف اللہ سے اپنا حال بیان کرتے ہیں

اور صرف اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

فَكِدۡ كَيۡدَكَ وَ اسۡعَ سَعۡيَكَ وَنَاصِبۡ جُهۡدَكَ فَوَاللهِ لَا تَمۡحُو ذِكۡرَنَا وَ لَا تُمِيتُ وَحۡيَنَا وَ لَا تُدۡرِكُ أَمَدَنَا وَ لَا تَرۡحَضُ عَنۡكَ عَارَهَا وَ هَلۡ رَأۡيُكَ إِلَّا فَنَدٌ وَ أَيَّامُكَ إِلَّا عَدَدٌ وَ جَمۡعُكَ إِلَّا بَدَدٌ يَوۡمَ يُنَادِي الۡمُنَادِي أَلَا لَعۡنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ۔

اے یزید! تو اپنی چال چل اپنی پوری کوشش کر اپنی جد وجہد کو تیز تر کر

قسم بخدا تو ہمارا ذکر مٹا نہ سکے گا نہ ہماری وحی کو ختم کر سکے گا

نہ تو ہماری منزل کو پا سکے گا نہ تو اس عار و ننگ کا دھبہ دھو سکے گا

تیری رائے غلط ہے تیری زندگی تھوڑی رہ گئی ہے

تیری جمعیت کا شیرازہ بکھرنے والا ہے

جب منادی ندا دے گا: ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو۔ (ھود:۱۸)

والْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعالَمِينَ الَّذِی خَتَمَ لِأَوَّلِنا بِالسَّعادَةِ وَالْمَغْفِرَةِ وَلِآخِرِنا بِالشَّهادَةِ وَالرَّحْمَةِ وَنَسْأَلُ اللهَ أَنْ يُكْمِلَ لَهُمُ الثَّوابَ وَيُوجِبَ لَهُمُ الْمَزِيدَ وَيُحْسِنَ عَلَيْنا الْخِلافَةَ إِنَّهُ رَحِيمٌ وَدُودٌ وَحَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.

ثنائے کامل ہو اللہ رب العالمین کے لیے جس نے ہمارے پیشرو بزرگوں کو سعادت و مغفرت سے نوازا اور ہماری آخری ہستی کو شہادت و رحمت عنایت فرمائی

ہم اللہ سے ثواب کی تکمیل کا سوال کرتے ہیں

اور ان کے لیے ثواب مزید کا موجب بنے

اور ان کے جانشینوں پر احسان فرما

بے شک وہ رحم کرنے والا مہرباں ہے۔ (آل عمران: ۷۳)

ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔

حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کی نواسی اور حیدر کرارؑ کی شیر دل بیٹی زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا کے اس فصیح و بلیغ خطبے نے یزیدی ایوانوں کے در و دیوار کو ہلا کر رکھ دیا۔ اس سلسلے میں علامہ رازق الخیری نے جو اپنی کتاب "سیدہ کی بیٹی" صفحہ ۱۸۰ مطبوعہ دہلی، میں جناب زینب عالیہؑ کے اس خطبے پر تبصرہ کیا ہے وہ یقینا قابل مطالعہ ہے اور پورے عالم اسلام کو غور و فکر کی دعوت دیتا ہے جسے ہم بلا تبصرہ درج کر رہے ہیں۔

یزید کا دربار شامیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا مگر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سب کو سانپ سونگھ گیا ہے ہر شخص بے حس و حرکت اس طرح بیٹھا یا کھڑا تھا جس طرح پتھر کی مورتیں۔ ان کی زبانیں اور ان کے ہونٹ چپکے ہوئے تھے۔ ان کے دل دریائے حیرت میں غوطے کھا رہے تھے، ان کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں جب شیر خدا کی بیٹی لاکھوں کے مجمع میں شیر کی طرح دھاڑ رہی اور رعیّت کے سامنے ان کے بادشاہ کو للکار رہی تھیں خود یزید دانت پیس پیس لیتا، ہونٹ چباتا تاؤ پیچ کھا رہا تھا مگر زبان سے ایک لفظ نہ نکلتا تھا سیدہ کی بیٹی کی تقریر، روانی کا

ایک چشمہ تھا کہ ابلا چلا آرہا اور فصاحت کا ایک دریا تھا جو بہے چلا جارہا تھا اور کون اس سے انکار کر سکتا ہے کہ اس تقریر سے بی بی زینب سلام اللہ علیہا نے صداقت اور حق گوئی کا حق ادا کر کے اسلام کی ناقابل فراموش خدمت انجام دی اس تقریر سے شامیوں کو معلوم ہو گیا کہ خلافت، ملوکیت میں تبدیل ہو کر اسلام کو کیسا زبردست دھچکا لگا ہے۔

عالی قدر قارئین! یہ حقیقت اس سے واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت امام حسین جناب زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا دونوں بہن بھائی نے اسلام کی صداقت و حقانیت کا دائمی نقش صفحہ عالم پر ثبت کر دیا ہے۔

تو اپنے خون پاک کے چھینٹوں سے اے حسینؑ

انسان کی شرافت خفتہ جگا گیا

اسلام کی کشش کا نہ جن پر اثر ہوا

تو درد بن کے اُن کے دلوں میں سما گیا۔

☆☆☆☆☆